خالد اسحاق

مئی ۲۰۱۰

راہنمائے عملیات

ماہنامہ

لاہور

جناب حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ

ان مضامین کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ عوام کو اصحاب رسول ﷺ کا تعارف کروایا جائے اور ان کی خدمات پر روشنی ڈالی جائے ہمارے ہاں چند اصحابؓ کے بارے لوگوں کو علم ہے۔ باقی اصحابؓ رسول کی خدمات سے عام لوگ لاعلمی کا شکار ہیں۔

ان جلیل القدر صحابی کا نام خالد بن زید ابن کلیب تھا، کنیت ابو ایوب تھی۔ تعلق انصار کے قبیلہ بنو نجار سے تھا۔ رسول اللہ ﷺ جب مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائے تو قیام کے لیے حضرت ابو ایوب انصاریؓ کے مکان کو منتخب کیا۔ اسی بات نے سارے عالم اور ساری مخلوق میں آپ صحابیؓ کا ذکر بلند کر دیا۔ اس شریں داستان کو ملاحظہ فرمایئے۔

جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ پہنچے تو اس کے باشندوں نے ادب و احترام اور عقیدت و محبت سے بھرے ہوئے دل و نگاہ کو فرش راہ کر دیا۔ انہوں نے اپنے دلوں کے دروازے کھول دیئے کہ آپ ﷺ ان کی گہرائیوں میں اُتر جائیں۔ انہوں نے اپنے گھروں کے پٹ وا کر دیے کہ آپ ﷺ ان کے اندر پوری عزت و توقیر کے ساتھ جلوہ فرما ہوں۔ آپ نے چند روز مدینے کی مضافاتی بستی قباء میں گزارے اور وہاں پہلی مسجد (مسجد قبا) جس کی بنیاد تقوے پر رکھی گئی تھی تعمیر کی۔ وہاں سے اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر نکلے اور یثرب کے تمام بڑے بڑے سردار اس راستے میں کھڑے ہو گئے، تاکہ وہ رسول اللہ ﷺ کو اپنے گھر میں قیام کرنے پر آمادہ کرنے کا شرف حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں۔ تمام سرداران یثرب باری باری اونٹنی کے آگے کھڑے ہو جاتے اور اس کا راستہ روک کر عرض کرتے:-

"اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ ہمارے یہاں قیام فرمائیں۔ ہم اپنی قوت، ساز و سامان اور کثیر افراد کے ذریعے سے آپ کی پوری پوری حفاظت کریں گے"۔ لیکن نبی ﷺ ہر ایک کو جواب دیتے کہ "اسے چھوڑ دو۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مامور ہے"۔

اونٹنی اپنی متعین منزل کی طرف بڑھتی رہی اور پرشوق نگاہیں، آرزو مند قلوب کے جلو میں اس کا تعاقب کرتی رہیں۔ جب وہ کسی مکان کے سامنے پہنچ کر اس سے آگے نکل جاتی تو اس کے مکینوں پر حزن و ملال طاری ہو جاتا۔ ان کے اوپر مایوسی و نا اُمیدی مسلط ہو جاتی اور ان کے بعد والوں کے دلوں میں اُمید کی شمع جگمگا اٹھتی تھی۔ حتیٰ کہ اونٹنی جناب ابو ایوب انصاریؓ کے مکان کے سامنے خالی پڑے ہوئے



میدان میں پہنچ کر بیٹھ گئی، لیکن رسول اللہ ﷺ اس کی پشت سے اتر کر نیچے تشریف نہیں لائے۔ تھوڑی دیر بیٹھنے کے بعد وہ ایک جھٹکے کے ساتھ اٹھی اور آگے چل پڑی اور رسول اللہ ﷺ نے اس کی نکیل ڈھیلی چھوڑ دی۔ چند قدم چل کر اونٹنی مڑی اور واپس آ کر دوبارہ اسی جگہ بیٹھ گئی جہاں پہلی بار بیٹھی تھی۔ یہ دیکھ کر جناب ابو ایوب انصاریؓ کا دل فرحت و انبساط سے لبریز ہو گیا اور وہ رسول اللہ ﷺ کا استقبال کرنے کے لیے تیزی کے ساتھ لپکے۔ انہوں نے نبی ﷺ کا سامان اٹھا لیا اور اسے خوشی خوشی اپنے گھر میں اس طرح لائے جیسے دنیا کا سارا خزانہ ان کے ہاتھ آ گیا ہو۔ (۱)

جناب ابو ایوبؓ کا مکان دو منزلہ تھا۔ انہوں نے بالائی منزل کو اہل خانہ کے ساز و سامان سے خالی کرا دیا تاکہ رسول اللہ ﷺ اس میں قیام فرمائیں، لیکن آپ نے نچلی منزل کو بالائی منزل پر ترجیح دی اور اسے اپنے قیام کے لیے پسند فرمایا۔ جناب ابو ایوبؓ نے نبی ﷺ کی مرضی کے آگے سر تسلیم خم کر دیا اور آپ ﷺ کو اسی جگہ ٹھہرایا جسے آپ ﷺ نے پسند فرمایا تھا۔

جب رات ہوئی اور رسول اللہ ﷺ آرام فرمانے کے لیے اپنی خواب گاہ میں تشریف لے جا چکے تو جناب ابو ایوبؓ اور ان کی اہلیہ بالائی منزل میں چلے گئے، لیکن جیسے ہی انہوں نے دروازہ بند کیا معاً ان کے دل میں خیال آیا اور اپنی اہلیہ سے مخاطب ہوئے:-

"تمہارا بھلا ہو، یہ ہم نے کیا کیا؟ کیا یہ بات مناسب ہے کہ رسول اللہ ﷺ نیچے اور ہم ان سے اوپر رہیں؟ کیا یہ بات ہم کو زیب دیتی ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے اوپر چلیں؟ کیا رسول اللہ ﷺ اور وحی الٰہی کے درمیان حائل ہونا ہماری لیے زیبا ہے؟ آہ! اس صورت میں تو ہم تباہ و برباد ہو جائیں گے"۔

اس وقت دونوں میاں بیوی سخت حیرانی و پشیمانی سے دوچار تھے اور ان کی سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا کریں؟ وہ دونوں رات بھر بے چین رہے۔ آخر کار ان کو اس وقت تھوڑا سا سکون میسر آیا جب وہ بالا خانے کے اس گوشے میں سمٹ گئے جو رسول اللہ ﷺ کے اوپر واقع نہیں تھا، وہ دونوں وہیں گوشہ گیر ہو گئے۔ اگر چلتے تو بیچ میں چلنے کی بجائے کنارے کنارے چلتے تھے۔ صبح کو جناب ابو ایوبؓ نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا کہ "آج رات میں نے اور ام ایوب نے آنکھوں میں کاٹی ہے"۔ آپ ﷺ نے وجہ پوچھی تو عرض کیا:-

"اے اللہ کے رسول ﷺ! رات بھر ہم کو یہ

...س بے چین کیے رہا کہ ہم جس مکان کی بالائی منزل میں ہیں، آپ اس کے نیچے تشریف فرما ہیں اور جب ہم چلتے اور حرکت کرتے ہیں تو دھول اور گرد و غبار آپ کے اوپر گر کر آپ کے لیے اذیت کا سبب بنتی ہے۔ پھر اس پر مستزاد یہ کہ ہم آپ کے اور وحی الٰہی کے درمیان حائل ہو رہے تھے"۔

"ابو ایوب! اس کی فکر اور پرواہ مت کرو"۔

رسول اللہ ﷺ نے ان کو تسلی دیتے ہوئے فرمایا "چونکہ بکثرت لوگ میرے پاس ملنے کے لیے آتے رہتے ہیں اس لیے نیچے ہی رہنا میرے لیے زیادہ مناسب اور آرام دہ ہے"۔

ایک سرد رات کو ان کا پانی کا گھڑا ٹوٹ گیا اور اس کا پانی اوپری منزل کے فرش پر پھیل گیا۔ دونوں میاں بیوی اس کے پھیلے ہوئے پانی کو جذب کرنے کی طرف متوجہ ہوئے۔ اس وقت ان کے پاس صرف ایک ہی کمبل تھا جس کو لحاف کے طور پر استعمال کرتے تھے، اس خوف سے کہ کہیں یہ پانی نیچے ٹپک کر رسول اللہ ﷺ کے لیے پریشانی نہ بن جائے، اسی کمبل میں پانی کو جذب کر لیا۔ پھر صبح کے وقت آپ نے بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کیا "میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، مجھے اچھا نہیں لگتا کہ میں آپ سے اوپر رہوں اور آپ مجھ سے نیچے رہیں"۔ پھر میں نے رات کو پیش آنے والا واقعہ آپ کے گوش گزار کر دیا اور آپ سے بالائی منزل میں منتقل ہو جانے کی درخواست کی۔ نبی ﷺ نے میری یہ درخواست منظور فرمائی اور اوپر کی منزل میں منتقل ہو گئے اور میں ام ایوب کے ساتھ نیچے آ گیا (۲)۔

رسول اللہ ﷺ تقریباً سات ماہ آپؓ کے گھر رہے۔ یہاں تک کہ جب اس زمین میں مسجد کی تعمیر مکمل ہو گئی جس میں اونٹنی بیٹھی تھی تو آپ ﷺ ان حجروں میں منتقل ہو گئے جو مسجد کے اردگرد آپ کے اور آپ کی ازواج مطہراتؓ کے لیے بنائے گئے تھے اور آپ ﷺ حضرت ایوبؓ کے پڑوس میں رہنے لگے۔

(۱) سیرت ابن ہشام، صفحہ ۲۴۷ (۲) سیرت ابن ہشام، صفحہ ۲۴۹ (۳) صحیح مسلم، کتاب الاشربہ۔

جناب عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز جناب ابوبکرؓ گرمی کی ایک سخت دوپہر میں گھر سے نکل کر مسجد کی طرف آئے۔ جناب عمرؓ نے ان کو دیکھ کر پوچھا کہ "ابوبکر! آپ اس وقت گھر سے کیوں نکلے ہیں؟"۔ "بھوک کی شدت اور بے چینی کی وجہ سے"۔ جناب ابوبکرؓ نے جواب دیا۔ "اللہ کی قسم میرے گھر سے نکلنے کا سبب بھی یہی ہے"۔ جناب عمرؓ نے کہا۔ اتنے میں رسول اللہ ﷺ بھی اپنے حجرے سے تشریف لائے اور ان دونوں حضرات سے دریافت کیا" آپ دونوں اس وقت کس غرض سے اپنے اپنے گھروں سے باہر نکلے ہیں"؟

"واللہ! ہم سب اس بھوک سے بے چین ہو کر نکلے ہیں، جس کو ہم اپنے اندر شدت سے محسوس کر رہے ہیں"۔ دونوں نے جواباً عرض کیا۔ "اس ہستی کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، میں نے بھی اسی سے پریشان ہو کر گھر سے قدم نکالا ہے" نبی ﷺ نے فرمایا "اٹھیے! میرے ساتھ چلیے"۔ اور تینوں حضرات جناب ابو ایوبؓ کے یہاں پہنچے۔ آپؓ روزانہ رسول اللہ ﷺ کے لیے کھانے کی کوئی نہ کوئی چیز بچا کر رکھتے تھے، اور نبی کریم ﷺ کسی وجہ سے تاخیر کرتے اور وقت مقررہ پر تشریف نہ لاتے تو وہ کھانا گھر والوں کو کھلا دیتے۔ ام ایوبؓ نے آپ ﷺ اور اصحابؓ کو خوش آمدید کہا تو نبی کریم نے ابو ایوبؓ کا پوچھا کہ کہاں ہیں۔ جناب ابو ایوب نے رسول اللہ ﷺ کی آواز سن لی۔ وہ قریب ہی اپنے کھجوروں کے باغ میں کام کر رہے تھے۔ وہ یہ کہتے ہوئے تیزی سے لپکے "رسول اللہ ﷺ اور آپؐ کے ساتھیوں کی تشریف آوری بے وقت کیسے ہوئی؟ آپ تو اس وقت کبھی تشریف نہیں لاتے تھے"۔ نبی ﷺ نے فرمایا "ابو ایوب تم ٹھیک کہتے ہو"۔

پھر جناب ابو ایوبؓ باغ سے کھجوروں کا ایک گچھا کاٹ لائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اسے کاٹنے کی کیا ضرورت تھی۔ کیوں نہیں تم نے اس میں سے صرف پکی ہوئی کھجوریں ہی توڑ لیں؟"

انہوں نے کہا کہ "میں نے مناسب سمجھا کہ آپ اس میں سے تمر، رطب اور بسر ہر قسم کی کھجور اپنی

پسند کے مطابق تناول فرمائیں۔ اس کے علاوہ میں آپ کے لیے ایک بکری بھی ذبح کروں گا"۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ "اگر ذبح کرو تو دودھاری بکری مت ذبح کرنا"۔ پھر جناب ابو ایوبؓ نے بکری کا ایک سالہ بچہ ذبح کر دیا۔ پھر اہلیہ سے کہا" ایوب کے ماں! آٹا گوندھ کر ہمارے لیے روٹیاں پکا لو۔ تم بہت عمدہ روٹیاں پکانا جانتی ہو"۔ اس کے بعد انہوں نے آدھا گوشت پکایا اور آدھے کو بھون لیا۔ جب کھانا پک کر تیار ہو گیا اور نبی ﷺ اور آپ کے دونوں ساتھیوں کے سامنے رکھ دیا گیا (۳) تو رسول اللہ ﷺ نے گوشت میں سے ایک ٹکڑا لیا اور اس کو روٹی میں رکھ کر فرمایا" ابو ایوب! یہ ٹکڑا جلدی سے فاطمہ کو دے آؤ۔ اس کو کئی دنوں سے ایسا کھانا نہیں ملا"۔

پھر جب سب لوگ کھا کر آسودہ ہو گئے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا "روٹی، گوشت، تمر، رطب اور بسر"۔ یہ کہتے ہوئے نبی ﷺ کی آنکھیں اشک آلودہ ہو گئیں۔ پھر ارشاد فرمایا "قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، یہی وہ نعمت ہے جس کے متعلق قیامت کے روز تم سے سوال کیا جائے گا۔ تو جب تم کو اس قسم کی نعمت ملے اور تم اسے کھانے کے لیے اپنے ہاتھ میں لو تو کہو بسم اللہ اور جب آسودہ ہو جاؤ تو کہو

باقی صفحہ نمبر 47 پر.......

طب نبوی ﷺ

قسط نمبر 12

اکرام الدین

کھانے کے بعد ورزش کرنا

علاج:

معلوم ہونا چاہیے کہ جسمانی صحت کے لیے حرکت کرنا بہت مفید ہے۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ کھانے کو ذکر اور نماز کے ذریعہ ہضم کرو اور کھانے کے فوراً بعد سونا نہیں چاہیے۔ کیونکہ اس سے دل سخت ہو جاتا ہے۔

"طب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم" صحت و علاج کے حوالے سے ایک خاص اور نمایاں موضوع ہے۔ مضامین کا یہ سلسلہ قرآنی آیات اور احادیث نبوی ﷺ کے حوالے سے راہنمائی کرے گا۔

فائدہ:

مواہب میں لکھا ہے کہ جو شخص صحت مند اور چاق و چوبند رہنا چاہے اس کو چاہیے کہ رات کو کھانے کے بعد ایک سو پچاس قدم چلا کرے اور شیخ الرئیس اور دوسرے اطباء نے کہا ہے زیادہ حرکت سے حرارت غریزی تحلیل ہوتی ہے اور ضعف پیدا ہو جاتا ہے اور بعض اطباء کا خیال ہے کہ زیادہ حرکت سے حواس مکدر ہو جاتے ہیں، لیکن اس کا یہ مطلب بھی نہیں ہے کہ بالکل حرکت ہی نہ کرے۔ اس سے برودت اور کاہلی پیدا ہوتی ہے۔

قانون شیخ کی شرح میں لکھا ہے کہ حرکت اور سکون دونوں مزاج کے اعتبار سے سرد مزاج ہیں۔ حرکت رطوبت اور حرارت تحلیل کرتی ہے اور سکون رطوبات وفضلات پیدا کرتی ہے۔ اس لیے اعتدال پر قائم رہنا چاہیے۔ اس سے حرارت غریزی بڑھتی ہے۔ کھانا ہضم ہوتا ہے حواس تیز ہوتے ہیں۔ اشتہا پیدا کرتا ہے اور قوی کی جلا کرتا ہے۔ اسی لیے جسمانی صحت و تندرستی کے لیے سفر کرنا/ چلنا بھی ایک علاج ہے۔ چنانچہ کتاب الطب میں ابونعیم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سفر کرو اس کے ذریعہ صحت و تندرستی اور روزی حاصل ہوگی۔

فائدہ:

اس حدیث کے علماء نے مختلف معنی لکھے ہیں۔ لیکن یہاں پر مختصراً اتنا سمجھ لینا کافی ہے کہ سفر کا حکم اس لیے دیا گیا ہے کہ سفر سے آب وہوا تبدیل ہوتی ہے اور یہ تفریح طبع کا بھی ایک موثر ذریعہ ہے۔ بہت مرتبہ ایسا ہوتا ہے کہ صرف تبدیلی آب و ہوا سے مریض تندرست ہو جاتے ہیں اور اس حدیث میں رزق دینے کا جو ذکر ہے اس کا بھی عام مشاہدہ ہے کہ تجارت و ملازمت کے لیے بعض مرتبہ سفر کرنا پڑتا ہے اور اس سے کامیابی ہوتی ہے اسی لیے مقولہ مشہور ہے "سفر وسیلہ ظفر"۔

مسواک کے خواص اور فائدے

علاج:

معجم اوسط میں طبرانی نے حضرت ابن عباسؓ سے موفوعاً روایت نقل کی ہے کہ مسواک کے یہ فائدے ہیں۔ مسواک سے منہ پاک اور صاف رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے۔ چہرہ اور نگاہ روشن ہوتے ہیں۔ جامع کبیر میں ہے کہ مسواک سے فصاحت بڑھتی ہے۔ اللہ خوش ہوتا ہے۔ دانت صاف رہتے ہیں۔ منہ میں خوشبو رہتی ہے۔ مسوڑھے مضبوط ہوتے ہیں۔ بلغم سے حلق صاف ہو جاتا ہے۔ رطوبت کو دفع کرتی ہے۔ نزع کو آسان کرتی ہے اور موت کے وقت کلمہ شہادت نصیب ہوتا ہے۔ کھانا جلد ہضم ہوتا ہے۔ شیطان کا منہ کالا کرتی ہے۔ روزی میں اضافہ ہوتا ہے۔ دانتوں کے میل اور

درد کو دور کرتی ہے۔ معدے کو قوی اور عقل کو تیز کرتی ہے دل کو پاک کرتی ہے، چہرے کو نورانی بناتی ہے۔ قلب و دماغ کو قوت دیتی ہے اور عام بیماریوں سے نجات دیتی ہے۔

نیند کے فائدے اور نقصانات

علاج:

معلوم ہونا چاہیے کہ جسمانی علاجوں میں ایک موثر علاج نیند (سونا) بھی ہے۔ چنانچہ حق تعالیٰ نے اپنے کلام پاک میں فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسا ہے کہ تمہارے لیے رات کو مقرر کیا تاکہ تم آرام کرو اور تمام دن کی تکان جاتی رہے اور تندرستی قائم رہے اور حق تعالیٰ کی عبادت میں مشغول رہ سکو۔

فائدہ:

جالینوس نے کہا ہے کہ جس کسی کو کھانا تحلیل کرنا اور پیٹ کا مادہ تحلیل کرنا ہو اس کو چاہیے کہ وہ نیند حاصل کرے۔ لیکن سونے میں بھی اعتدال رکھنا ضروری ہے، کیونکہ زیادہ سونے سے آدمی کمزور اور سست ہو جاتا ہے، اور قیامت کے دن ایسا آدمی مفلسوں کے ساتھ اُٹھایا جائے گا۔ چنانچہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی والدہ نے حضرت سلیمان کو نصیحت کی کہ اے لڑکے تو زیادہ نہ سویا کر کیونکہ زیادہ سونا قیامت میں مفلس کر کے اُٹھانے کا سبب ہوگا۔

فائدہ:

علماء نے لکھا ہے کہ چار وقت سونا نہیں چاہیے۔ (۱) صبح کو (۲) چاشت کے وقت (۳) ظہر کے بعد (۴) مغرب کے بعد۔ شیخ الرئیس نے لکھا ہے کہ صبح کا سونا جسم کو کمزور اور حواس کو پراگندہ کرتا ہے۔ مگر عین دوپہر کے وقت کھانے کے بعد سونا جس کو قیلولہ کہتے ہیں، یہ مسنون ہے اور اس کے بہت سے فائدے ہیں۔ مثلاً دماغ قوی ہوتا ہے۔ عقل تیز ہوتی ہے۔

عام طور سے سونے کے چار طریقے ہیں۔ ایک چت لیٹ کر، دوسرے داہنی کروٹ پر، تیسرے بائیں کروٹ پر، چوتھے اوندھا لیٹ کر۔ معلوم ہونا چاہیے کہ چت لیٹ کر سونا انبیاء علیہم السلام کا طریقہ ہے اور داہنی کروٹ لیٹنا اولیاء کا طریقہ ہے اور بائیں کروٹ لیٹنا اہلِ غنا اور دنیا داروں کا کام ہے۔ کیونکہ بائیں کروٹ پر کھانا خوب ہضم ہوتا ہے اور اوندھا لیٹ کر سونا شیطان کا کام ہے۔ جو شخص پیٹ بھر کر کھانا کھائے تو اس کو چاہیے کہ اول تھوڑی دیر داہنی کروٹ پر لیٹے۔ پھر اس کے بعد بائیں کروٹ بدل لے۔ اس طرح سونے سے کھانا بہتر طریقے پر ہضم ہوتا ہے۔ شیخ الرئیس کا قول ہے کہ دن کے وقت بہت زیادہ نہ سونا چاہیے، کیونکہ دن کا زیادہ سونا سوئے ہوئے امراض کو جگاتا ہے اور طحال یعنی تلی کو سخت کرتا ہے اور رنگ خراب ہو جاتا ہے، لیکن قیلولہ کا مضائقہ نہیں ہے بلکہ یہ بہت مفید ہے۔ اس سے دماغ اور عقل میں قوت پیدا ہوتی ہے۔ تمام رات کا جاگنا بہت مضر ہے اس سے بدہضمی کی شکایت ہو جاتی ہے۔ عقل اور دماغ کمزور ہو جاتے ہیں، بدن میں خشکی پیدا ہو جاتی ہے اور بعض مرتبہ نوبت یہاں تک پہنچ جاتی ہے کہ آدمی دیوانہ ہو جاتا ہے۔ اسی لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمانؓ بن مظعون کو تمام رات جاگنے سے منع فرمایا اور فرمایا کہ تیرے نفس کا بھی تجھ پر حق ہے۔ تمام رات سونا بھی اچھا نہیں ہے، بلکہ صبح ہونے سے پہلے ہی اُٹھ بیٹھا کرو۔ کیونکہ ساری رات سونے سے شیطان کان میں پیشاب کر جاتا ہے۔

جاری ہے........

عمران بشیر

اعمالِ موکلات و ہمزاد

تسخیر روحانی موکلات

اگر کوئی شخص روحانی موکلات سے ملنے یا دوستی کا شوق رکھتا ہو تو وہ شخص ایک چلہ تک اس عمل کو 3125 بار ہر روز بعد نماز عشاء یا بعد نماز فجر پڑھے۔ ایک چلے کے اندر عامل اپنے اندر زبردست روحانی قوت محسوس کرے گا۔ چلے کے آخری دنوں میں موکلات کی حاضری شروع ہو جاتی ہے، لیکن ان سے کوئی بات چیت نہ کریں۔ چلے کے آخری دن عمل ختم کر کے ان سے بات چیت کر سکتے ہیں۔ عامل ان موکلات سے سوچ کر شرائط طے کرے۔ یہ مخلوق تسخیر کے بعد عامل کو جادووائی تحفے بھی پیش کرتی ہے۔

عمل کے بعد اس مخلوق سے اپنے کاموں میں مدد لے سکتا ہے۔ عمل کے وقت حصار کر لیں۔ اگربتی بخور وغیرہ جلتا رہے۔ عمل یہ ہے:-

بسم اللہ الرحمن الرحیم یا رب ذوالجلال والاکرام

کلمہ طیبہ کی زکوۃ کا آسان عمل

اگر کوئی شخص اس نورانی عمل کی زکوۃ ادا کرنا چاہے تو وہ شخص چالیس دن ہر روز 3125 بار پڑھے۔ عمل شروع کرنے سے پہلے اپنا حصار کر لیں۔

زکوۃ ادا کرنے کے بعد بچوں میں شیرینی یا کوئی میٹھی چیز ضرور بانٹ دیں۔ اس کا ثواب موکلات عمل کو بھی پہنچائیں۔ کلمہ طیبہ کی زکوۃ ادا کرنے کے بعد عامل کو کشف کی طاقت بھی حاصل ہو گی۔ چلے کے شروع میں ہی عامل کے دل و دماغ میں نور پیدا ہونا شروع ہو جائے گا جس سے عامل کی روحانی طاقت بڑھتی جائے گی۔

چلہ کے بعد 3 تسبیح کلمہ طیبہ کی ہر روز اپنے ورد میں ضرور رکھیں۔ اس عمل کا عامل اللہ جل شانہ کی خصوصی رحمت میں رہے گا۔

انکشاف خزانہ غیب و استخارہ

اگر کسی شخص کو غیبی خزانہ خواب میں دیکھنے کا شوق ہو تو وہ شخص اسم باری تعالیٰ یا رحیم کو ایک چلہ 5 ہزار بار روزانہ پڑھے۔ زکوۃ کے بعد بچوں میں ایک پاؤ برفی تقسیم کر دیں۔ اب آپ اس عمل کے عامل ہو گئے۔ جب کوئی بات معلوم کرنی ہو تو 3 تسبیح یہ اسم پڑھ کر سو جائے۔ خواب میں حالات اور باتیں معلوم ہوں گی۔

حصار و آہنی قلعہ

عملیات میں عامل اپنی حفاظت کے لیے اپنا حصار کرتا ہے۔ حصار کرنے سے کوئی بھی ذی روح یا موکل حصار کے اندر ہرگز داخل نہیں ہو سکتا ہے، اور اس طرح عامل ہر قسم کی آفات و بلیات، بھوت پریت سے بالکل محفوظ ہو جاتا ہے۔

عام حصار کا طریقہ یہ ہے کہ اول آخر 3 بار درود شریف 3 بار چاروں قل اور تین بار آیت الکرسی پڑھ کر اپنی شہادت کی انگلی پر دم کر کے اپنے چاروں طرف مکمل ایک دائرہ لگا دیں، حصار ہو جائے گا۔ جس سے آپ ہر قسم کی ہوائی مخلوق سے محفوظ ہو جائیں گے۔

حاضرات ہمزاد گلاس کا آسان ترین عمل

یہ حاضرات کا عمل کرنے میں حد درجہ آسان ہے۔ اس میں کسی قسم کا ڈر خوف نہیں ہے۔ ایک شیشے کی میز یا ایک سفید چاٹ لے لیں۔ سفید چاٹ کو کسی میز یا زمین پر رکھ لیں۔ چاٹ کے چاروں طرف حروف تہجی لکھ دیں اور ایک جگہ پر ہاں اور نہیں لکھ دیں۔ اب آپ ایک ہلکا شیشے کا گلاس لیں جو وزن میں بہت ہلکا ہو۔ اب اس گلاس کو اس سفید چاٹ پر الٹا رکھ دیں۔ اس

آپ کی آراء اور مضامین

راہنمائے عملیات کے بارے میں اپنی رائے یا مشورہ یا مضمون آپ ہمیں درج ذیل ای میل کے ذریعے بھی ارسال کر سکتے ہیں۔

email:kirathor@yahoo.com

عمل میں کل تین افراد ہوں۔ تینوں گلاس کے سامنے بیٹھ جائیں اور پھر تینوں افراد اپنی شہادت کی انگلی گلاس کے ساتھ لگا دیں۔ صرف گلاس کو ہلکا سا چھونا ہے اور 21 بار اسم باری تعالیٰ ''یا شہید'' پڑھے۔ اگر گلاس گھومنے لگے یعنی چلنا شروع ہو جائے تو ٹھیک ہے۔ اگر گلاس نہ چلے تو پھر یہ عمل 3 بار پڑھ کر گلاس پر دم کر دیں۔ گلاس میں فوری حرکت پیدا ہو گی۔

عمل یہ ہے'' جو نیک اور پاکیزہ روح ہمارے قریب ترین موجود ہے وہ گلاس کے اندر حاضر ہو بحق یا شہید''۔

جب گلاس کے اندر روح آ جائے گی تو گلاس میں حرکت شروع ہو گی پھر وہی شخص جس نے گلاس پر عمل پڑھ کر پھونکا تھا اس روح سے بات چیت کرے۔ وہی شخص اس عمل کا عامل کہلائے گا۔ پھر عامل بولے آپ کے تشریف لانے کا بہت بہت شکریہ۔ میں نے آپ سے کچھ سوال کرنے ہیں۔ اُمید ہے کہ آپ ان سوالات کا صحیح جواب دے کر شکریہ کا موقع دیں گے۔ پھر آپ سوال کریں، اور ان کے جوابات حاصل کریں۔ مثلاً زید امتحان میں پاس ہو گا کہ نہیں تو گلاس ہاں یا نہیں پر جا کر رُکے گا۔ سوالات کے جواب حاصل کرنے کے بعد شکریہ کے ساتھ رخصت کر دیں۔ اس میں کسی قسم کی کوئی شرط یا پابندی نہیں ہے۔ لاجواب حاضرات ہے۔ ایک دن میں تین بار کر سکتے ہیں۔ نااہلوں سے چھپا کر رکھیں اور اس عمل کو کھیل نہ بنا لیں۔ جب بھی ضرورت ہو تو اس کو کر کے اس سے فائدہ اٹھائیں۔ عامل یہ بھی پوچھ سکتا ہے کہ آپ کب فوت ہوئے تھے۔ کتنا عرصہ گزر گیا ہے آپ کو فوت ہوئے۔

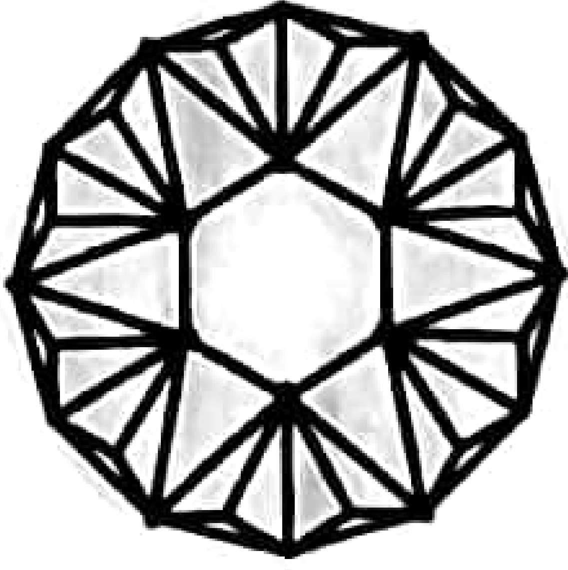
حاضرات گلاس اور شیطانی ہمزاد

اگر گلاس میں حاضر ہونے والی روح عامل کے سوالوں کے جواب غلط دے تو عامل سمجھ لے کہ کوئی شیطان ہمزاد آ کر دھوکا دے رہا ہے۔ اس کے لیے عمل کی جگہ کا عامل حصار کر دے یہ مسئلہ حل ہو جائے گا۔ پھر وہ شیطانی ہمزاد گلاس کے اندر نہ آ سکے گا۔ پھر وہ مطلوبہ پاکیزہ روح آئے گی جسے آپ نے طلب کیا ہے۔ اس لیے رات کو یہ عمل نہ کریں۔ کیونکہ جب رات کا اندھیرا مکمل طور پر چھا جاتا ہے اور اگر چاند بھی غائب ہے تو اس وقت ان بدروحوں اور ہمزاد کو چلنے پھرنے کا پورا پورا موقع ہاتھ آ جاتا ہے۔ مکمل اندھیرے میں ان کو چلنے پھرنے میں آسانی ہوتی ہے۔ دن کی روشنی ان کی آزادانہ گردش میں رکاوٹ پیدا کرتی ہے۔

☆☆☆☆☆

طلسمی جواہرات

تحقیق وتحریر: خالد اسحاق راٹھور



"مرجان"

سمندر کی گہرائی جہاں اور لاتعداد خزانے لیے ہوئے ہے وہاں جواہرات کے حوالے سے "مرجان" جیسا موثر تاثیر کا جوہر بھی اس سے ہی حاصل کیا جاتا ہے۔

نجومی تعلق

بلحاظ نجوم مرجان برج حمل اور عقرب کے تحت آتا ہے اور اس کو مریخی صفات کا حامل مانا جاتا ہے۔ تاہم اس کے سرخ رنگ کی وجہ سے اس کو جدیدیت پسند زہرہ سے بھی جوڑنے کی سعی کرتے ہیں۔ تاہم زمانہ قدیم سے برج حمل وعقرب اور ستارہ مریخ سے منسوب ہے۔ بعض علاقوں خاص طور پر بنگال میں سفید مرجان کو بھی اِن ہی خصوصیات واُمور کے لیے استعمال کیا جاتا ہے جو سرخ مرجان کا خاصہ ہیں۔ تاہم میرے نزدیک اور اکثر دیگر ماہرین کے نزدیک سفید مرجان، سرخ مرجان کا نعم البدل نہیں ہے۔

قدامت

مرجان زمانہ قدیم سے مختلف حوالوں سے استعمال میں رہا ہے۔ دراصل اس کا تعلق زندگی اور روح سے سمجھا جاتا تھا۔ اس وجہ سے قبروں کی حفاظت سے لے کر مندروں کے تقدس وتحفظ کے لیے اس کو استعمال کیا جاتا رہا ہے۔ اِسی تقدس کے حوالے سے انسانی اناج یعنی فصلوں کے تحفظ کے لیے بھی اس کو استعمال کیا جاتا رہا ہے۔

رنگت

مرجان کو عموماً سرخ رنگ کا خیال کیا جاتا ہے اور اس وجہ سے اس کو سرخ مرجان اور انگلش میں Red Corel کے نام سے بھی پکارا جاتا ہے۔ اس کے دیگر ناموں میں مونگا، دودرم، پروال، عقیق البحر، کورل، حجر المعیاس بھی شامل ہیں۔ مروجہ زبان میں تو ہم اس کو سرخ کہہ سکتے ہیں، تاہم حقیقت میں یہ سیاہی مائل سرخ جو کم وبیش کالا شیڈ لیے ہوئے ہو سے سرخ، کھلتا ہوا سرخ، ہلکا سرخ، گلابی، عنابی اور سفید رنگ میں بھی دستیاب ہے۔ چند ایک لوگوں سے سننے میں آیا کہ نیلے شیڈ یا رنگ میں بھی دستیاب ہوتا ہے۔ تاہم ایسا رنگ میں نے ابھی تک اس میں نہیں دیکھا۔ سفید سے لے کر کالے رنگ تک میرے سامنے آ چکے ہیں۔ کالے رنگ کے مرجان کو استعمال نہیں کرنا چاہیے۔ یہ مختلف مذاہب میں سوگ کی علامت کے طور پر استعمال ہوتا ہے اور اُن فوائد کا مظہر نہیں ہوتا جو سرخ مرجان سے منسوب ہیں۔ یہ بات بھی یاد رکھیں کہ سفید مرجان بھی اُن خصوصیات کا حامل نہیں جو عام طور پر سرخ مرجان سے منسوب ہیں۔

سحری فوائد

ذہانت/ بیوقوفی

وہ لوگ جن میں ذہانت کی کمی ہو اور عمر کے مطابق عقل نہ ہو، مرجان کا استعمال اِن کے لیے مفید ہے۔ دماغ کو تیز کرتا ہے اور عقل کو بڑھتا ہے۔ آئی کیو (IQ) میں اضافہ، بات کی جلد سمجھ اور حاضر جوابی اس کا طرہ امتیاز ہے۔

دانت نکالتے بچے

وہ بچے جن کو دانت نکالنے میں تکلیف ہو یا ضرورت سے زیادہ عرصہ اس حوالے سے لگ جائے یا بچوں میں اس فعل میں آسانی پیدا کرنا مطلوب ہو تو اس کا استعمال اس حوالے سے فائدہ مند رہے گا۔

سرطان و کینسر

سرطان و کینسر سے متاثرافراد کو عمومی جواہراتی علاج کی غرض سے سرخ مرجان اور نیلم کا استعمال کرنا چاہیے۔ کسی بھی قسم کے سرطان میں یہ علاج مفید و موثر ہے۔

نروس سسٹم، خوف، بے چینی، خوداعتمادی کی کمی

نفسیاتی مسائل گو آج سے نہیں صدیوں سے ہیں، لیکن آج کے مشینی دور میں دن بدن اِن کی نوعیت واقسام اور تعداد میں غیر معمولی اضافہ ہو رہا ہے۔ سو ہر قسم کے نفسیاتی / امراض یا نروس سسٹم کی خرابی کمزوری، بے چینی، خوف، بلاوجہ کے خوف، ٹینشن، اعتماد کی کمی جو کہ ایک نفسیاتی مسئلہ ہے وغیرہ جیسے تمام مسائل میں سرخ مرجان کا استعمال مفید ثابت ہوتا ہے۔ بے سکونی اور ناہموار مزاج اور سوچ بھی اس کے تحت آتے ہیں۔

تولید، اولاد و جنسی معاملات

وہ خواتین و حضرات جن کے ہاں اولاد نہ ہوتی ہو، جس کی وجہ طبی و جسمانی ہو یا متعلقہ حوالے سے کوئی بھی کمزوری یا خرابی ہو یا جنسی و حیوانی قوت کی کمی ہو اِن کے لیے مرجان سرخ کا استعمال مفید ثابت ہوتا ہے۔ یہ متعلقہ جراثیم کی بڑھوتی اور طاقت کا باعث بنتا ہے۔ عورتوں کے تولیدی نظام کو طاقت دینے، اس کی بڑھوتی و نشوونما و امراض کے لیے بھی موثر ہے۔ جسم میں حدت میں کمی اور گرم جوشی کے فقدان کے لیے بہت اہم ہے۔ اسقاط حمل کے علاج کے لیے بھی موثر ہے۔ بانجھ پن کے لیے اس کو بہت استعمال کیا جاتا ہے۔

خون، انیمیا، ہڈیاں اور دل

خون کی کمی، چہرے کی پیلاہٹ، چہرے پر بے رونقی، مردہ فرد کی سی کیفیت، ہڈیوں کی کمزوری، کیلشیم کی کمی، ہڈیوں کی بڑھوتری سست، ان کا ٹوٹ جانا، کمزوری یا ناطاقتی کی وجہ سے ٹیڑھا ہونا وغیرہ اور دل کے تمام امراض میں سرخ مرجان مفید ثابت ہوتا ہے۔

ڈپلومیسی

سرخ مرجان جہاں تیزی و تندی سے منسوب ہے۔ وہاں ڈپلومیسی جیسی خاصیت سے اسے منسلک کرنا عام آدمی کو عجیب سے لگے گا۔ تاہم یاد رکھیں اور تجربہ کر کے دیکھیں کہ ہموار ڈپلومیسی جو تسلسل و توانائی لیے ہوئے ہو اس کے لیے سرخ مرجان نہیں، بلکہ سفید مرجان کام کرے گا۔ گو یہ نایاب ہے اور سرخ مرجان کی نسبت زیادہ مہنگا بھی ہوگا۔ تاہم کام ضرور کرے گا۔ صرف ایسے لوگ استعمال کریں جو عمل و مزاج میں تیزی کی بجائے کسی بھی امر کی پیروی کے لیے تسلسل اور مستقل مزاجی کی خواہش رکھتے ہوں۔

جوڑوں کا درد، ریڑھ کی ہڈی

جوڑوں کے تمام امراض، ریڑھ کی ہڈی کی تمام تکلیفوں، ہڈیوں کے ٹشو اور اِن کی تمام امراض بشمول اِن کی ٹی بی و کینسر وغیرہ کے لیے سرخ مرجان مفید ثابت ہوتا ہے۔

روحانی استعمال

وہ تمام روحانی علوم یا مشقیں جن میں کسی واسطے یا میڈیم کے ربط قائم کیا جاتا ہے یا غیر مرئی مخلوقات سے متعلق اعمال انجام دیئے جاتے ہیں، اِن میں روحانی لہروں کی ترقی و قوت کے لیے اِن کا استعمال مفید ہے۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ اس کو قدیم زمانے میں خدا یا دیوی دیوتوں کی طرف سے انعام تصور کیا جاتا تھا جو فطرت از خود سمندر کے کنارے پر چھوڑ جاتی تھی۔

بخور رفع جنات و بھوت پریت

قدیم زمانے میں وہ عامل جو جنات نکالنے یا گھر وغیرہ سے دھونی یا بخور کے ذریعے جنات وغیرہ کو بھگانے یا دفع کرنے کا کام کرتے تھے وہ اس کی دھونی دیتے تھے۔ تاہم فی زمانہ مہنگا ہونے کی وجہ سے یہ عمل نہیں کیا جاتا۔ تاہم کوئی کرنا چاہے تو اپنی جیب کے حساب سے کر سکتا ہے، موثر ثابت ہوگا۔

تحفظ بدارواح، جنات، سایہ، بھوت پریت، بُری وغیرہ۔

جس طرح مرجان کا بخور عملیاتی و جناتی کاموں میں استعمال ہوتا ہے۔ اسی طرح انگوٹھی اور لاکٹ وغیرہ میں اس کو تحفظ بدارواح جنات اور دیگر ایسی تمام مخلوقات سے محفوظ رہنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔